Rohtas Mahila College, Sasaram
Dr. S. K. Jabeen
Dept of Urdu
Topic: Ashaar_e_momin by Abdul mannan bedil
[B. A., Part-I, POETRY]

Scanned with CamScanner

اشعارِ مومن

عبدالمنّان بیدلؔ

اردو کے لسانی مزاج کے علاوہ اس کی شاعری کے ادبی مزاج کی تعمیری میں بھی عربی، ایرانی اور ہندوستانی تہذیبوں سے حصہ لیا. مشرق کی تین عظیم تہذیبوں سے فیضان حاصل کرنے کے باوجود اردو غزل کی ادبی میراث کا بیشتر اور بہتر سرمایہ وہی ہے جو اسے براست فارسی شاعری سے حاصل ہوا. اردو غزل نے فارسی سے فکروفن دونوں میں اثر قبول کیا. فارسی ہی کی طرح اردو غزل میں بھی ہر شعر اپنا مستقل وجود رکھتا ہے. دوسرے شعر کا محتاج نہیں ہوتا. ہر شعر میں ایک آزاد خیال ہوسکتا ہے. ان کی ہیئت شکل، وزن وقافیہ اور ردیف ان کی وحدت اجتماعی کا سبب بنتی ہے. ربط، ترتیب وحدت اثر اور ارتقا کے ہی طری عمل کی کمی نے کلیم الدین احمد کو اردو غزل کو نیم وحشی صنف سخن سے تعبیر کرنے پر اکسایا.

کلیم الدین احمد کا خلوص مسلّم، ان کے تبصرہ کی سنجیدگی بھی مسلم لیکن انکے اس قول کو بسر دچشم تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے. رشید احمد صدیقی کا غزل کو اردو شاعری کی آبرو قرار دینا دوسری انتہا پسندی ہو لیکن کلیم الدین احمد کا خیال بذات خود حقائق سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا.

غزل اردو شاعری کی مقبول ترین صنف ہے. اس میں دورائے نہیں ہوسکتی. اس کی مقبولیت اردو کے دکنی دور میں بھی تھی. اس کی مقبولیت میں کوئی فرق اس وقت نہیں آیا جب اس کا نام ریختہ تھا اور آج کے ترقی پسند دور میں بھی جب کہ ادب زندگی کے معاشرتی اور معاشی پہلو کی ترجمانی کا کام بھی انجام دے رہی ہے. غزل کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے. غزل کی یہ سدابہاریت اور مقبولیت بذات خود غزل کے دلکش شیریں اور عوامی ہونے کا ثبوت ہے.

زندگی بدلتی ہوئی اقدار کا ساتھ دینے اور زمانے کی ہر کروٹ پر لچک جانے کی صلاحیت اگر غزل میں نہ ہوتی تو آج اردو غزل حسن قبولیت اور عظمت کے موجودہ مقام پر نہ ہوتی. یہ اعتراض کہ اردو

Scanned with CamScanner

غزل میں سوائے خیالی عشق اور خیالی حسن کے کچھ نہیں ہے یا اس کا سرمایہ فلسفہ وتصوف کے فرسودہ اور الجھے ہوئے ماروائی مسائل تک محدود ہے اردو ادب سے بے بہرہ ہونے کا ثبوت ہے۔

بیسویں صدی کے آغاز سے ہی غزل مسلسل تبدیلیوں کا شکار رہی ہے آزادی وحریت، قومیت ووطنیت، جذبات انسانی کی گہرائی وگیرائی اور اس کی مختلف نفسیاتی تصویریں سبھوں کا عکس جدید اردو غزل میں ملتا ہے۔ حسرت، فانی، اصغر اور جگر نے سادگی، اصلیت، درد، اثر اور خلوص ومحبت کے رقیق سے حقائق زیست کے ٹھوس مادہ گوندھ کر غزل کا جو خمیر تیار کیا اس نے فیض، اختر، مخدوم محی الدین، وامق، مجاز، جذبی، فراق، تاباں وغیرہ کے فکروفن سے حرارت پاکر جدید ادبی ذہن کی تشکیل کا سامان بہم پہنچایا۔

انگریزی تعلیم وتمدن کے اثرات نے ہندوستان کے معاشرت اور شعروادب کو جب اچھی طرح متاثر کیا تو سب سے پہلے پڑھے لکھے لوگوں نے اردو غزل کو اپنی تنقید کا نشانا بنایا۔ ایسے لوگوں میں الطاف حسین حالی کا نام سرفہرست ہے۔ لیکن انھوں نے اپنے مقدمہ میں جو اعتراضات کئے ہیں اس کا مدعا صرف یہ ہے کہ غزل میں جو رسمی تقلیدی اور فرسودہ باتیں ہیں ان کو ترک کر کے غزل کو زندہ اور زمانہ سے ہم آہنگ بنایا جائے۔ اردو ادب کی تاریخ شاہد ہے کہ حالی کے اس مشورہ کو اردو غزل نے قبول کیا۔ نئے دور کے غزل گو شعراء کے کلام میں کلاسکی رکھ رکھاؤ بھی ہے۔ فن کا رچاؤ بھی اور عصری تقاضوں کا پیچیدہ لیکن بالیدہ شعور بھی۔ ایسے شعراء میں فراق، آنند نرائن ملا نشور واحدی، جگن ناتھ آزاد، علی سکندر وجد، مجروح، ساحر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

لیکن معاملہ صرف بیسویں صدی تک ہی محدود نہیں ہے۔ اردو غزل میں نئے تقاضوں نئے رجحانات اور نئے خیالات کو اپنانے اور انہیں ادا کرنے کی صلاحیت ابتداء سے ہی رہی ہے۔ یہ ہر دور میں اپنے وقت اور گردوپیش کے حالات کی عکاسی رہی ہے۔ ناسخ اور آتش کے عہد میں بھی جبکہ رعایت لفظی، معاملہ بندی، تکلف اور تصنع کے گھوڑے سرپٹ دوڑ رہے تھے۔ اخلاقی مسائل کو شاعرانہ استمدال کے ساتھ پیش کیا گیا۔ غالب کو ہی لیجئے جنہوں نے انگریزی شاہکاروں کا مطالعہ کیا تھا نہ ہی جدید ادبی تحریکوں سے ان کو سابقہ پڑا تھا۔ لیکن انھوں نے اپنے کلام میں زندگی کی عکاسی اور محبت کی عکاسی کی ہے۔ مضامین میں عشق کو تو انھوں نے تفصیلات وکیفیات کے ساتھ بیان کیا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ حقائق ومعارف اور حیات وکائنات کے مسائل بھی نظم کئے ہیں۔ غالب کی جدید طراز شخصیت کو ظرف غزل کی تنگنائی کا احساس تھا لیکن قطرہ میں دجلہ اور جز میں کل دیکھنے والی شخصیتوں کو ان کی پراگندہ طبیعت اور

Scanned with CamScanner

خیالات کے نامکمل اورادھورے ہونے کا احساس کبھی نہیں ہوا. بلکہ یہ کہا جائے کہ اسی کی ایجاز و اختصار نے ان کے کلام کو معنی آفرینی بخشی تو شاید بے جا نہ ہوگا. غزل کے نکتہ چیں اس کے اختصار حُسن کو نظر انداز کر کے اسے تنقید کا نشانہ بناتے ہیں. غزل کے ہر شعر کو ایک مکمل اکائی ماننے میں قباحت ہوسکتی ہے جبکہ شاعر اپنے خیالات کو دو مصرعوں میں ادا کرنے پر قادر ہے. رہ گئی بات ارتقاء اور وحدت تاثر کے عدم وجود کی تو اعتراض بھی بالکلیہ درست نہیں اقبال کی بیشتر غزلیں ثبوت کے طور پر پیش کی جاسکتی ہیں.

غزل کی اپنی ایک روایت ہے. غزل کی زبان اور غزل کے مخصوص اشاروں اور علامتوں نے اگر ایک طرف اسے رمزیت اور ایمائیت بخشی ہے تو دوسری طرف انہیں استعاروں میں آپ بیتی بھی بند ھے اور جگ بیتی بھی اور انہیں میں معانی کا ایک جہاں آباد ہے. اردو غزل کا جو سرمایۂ فکر و فن ہے وہ صدیوں کی ان تہذیبوں کا عطیہ ہے. جو اس کے فکری اور فنی ماحول میں عہد بہ عہد ارادی اور غیر ارادی طور پر اپنے اثرات کا بیج بوتی ہے. اردو غزل کے سرمایہ میں ہم مختلف تہذیبی عناصر کی کھوج کر سکتے ہیں. ان میں ہندوستان کی بدلتی ہوئی تہذیبی قدروں کا مکمل عکس دیکھ سکتے ہیں. غزل کی تدریجی ترقی اور لسانی تغیرات کا ہی بہ غور جائزہ لیا جائے تو گرد و پیش میں ہورہے تغیرات کا عکس سامنے آجاتا ہے۔

ذیل میں ہم مختصراً ان خصوصیات کا جائزہ لیں گے. جنہوں نے نہ صرف یہ کہ غزل کو اردو شاعری کی مقبول ترین صنف بتایا بلکہ اسے اردو شاعری میں امتیازی شان بھی بخشا.

(۱) **جذبۂ محبت کا محرک** :- محبت کا جذبہ انسان اور حیوان دونوں کیلئے قدرے مشترک کی حیثیت رکھتا ہے. یہ جذبہ صرف انسانی نسل کی بقا کا ضامن ہے بلکہ اس کی ترقی، بہبود اور فلاح کا سبب بھی ہے. یہی جذبہ غزل کا سنگ بنیاد ہے محبت کی فضا لامحدود ہے. اس کی مختلف شکلیں ہیں. جیسے تالمی، جنسی، نوعی، قومی، حقیقی وغیرہ یہی وجہ ہے کہ غزل کا کوئی شعر اخلاقی ہوتا ہے یعنی انفرادی جذبۂ محبت کی اصلاح کرتا ہے. کوئی مجازی ہوتا ہے، کوئی قومی بن جاتا ہے کوئی مکمل وطنی ہوتا ہے. لیکن موجود سب جگہ جذبۂ محبت ہوتا ہے.

(۲) **اختصار و یجاز** :- غزل کا فن ہی اختصار کا فن ہے دو مصرعوں میں شاعر کو اپنا بیان مکمل کرنا ہوتا ہے. اردو شاعری میں اچھے شعرا کی کمی نہیں، جنہوں نے اعلیٰ خیالات کو بڑی کامیابی اور فنی حُسن و لطافت کے ساتھ دو مصرعوں میں بند کردیا ہے۔

Scanned with CamScanner

(۳) رمز وکنایہ :- جذبہ ایک اندرونی کیفیت ہے خارجی کائنات سے اس براہ راست تعلق نہیں ہے بلکہ کائنات اور جذبہ کے درمیان مشاہدہ کا عمل اور آنکھوں کا تصرف ہے. اس لئے جذبہ کے اظہار میں بھی وہی الفاظ زیادہ متاثر کن ہوتے ہیں. جو براہ راست جذبہ کو ظاہر نہ کریں بلکہ ایسے الفاظ جن کے حقیقی معنی تو کچھ اور ہوں لیکن شاعر ان کو اپنے جذبہ کے اظہار کا وسیلہ بنالے. یہی حال غزل میں جذبہ کا ہے. اگر اس کو صاف طور سے ظاہر کردیا جائے تو مئوثر نہ ہوگا غزل گو شعراء کی اکثریت نے اپنے جذبات کے اظہار کے لئے رمز وایما کا اسلوب اختیار کیا جس سے غزل کی اثر آفرینی میں بدرجہا اضافہ ہوگیا.

(۴) جذبات نگاری :- غزل کا خاص موضوع حُسن وعشق ہے اس کے پردے میں آپ بیتی اور جگ بیتی سبھی بیان کی گئی ہیں. اردو غزل ہمیشہ سے واردات دل کی ترجمان رہی ہے. وارداتِ دل کو سلاست و روانی شیرنی و دلکشی کے ساتھ بیان کرنے کی وجہ سے وہ ہر دل عزیز ہے. اور ہر ایک کو اس کے اندر اپنے دل کی دھڑکن سنائی دیتی ہے.

(۵) اصلیت :- اصلیت شاعری کی روح سمجھی جاتی ہے. والہانہ کیفیت' جذبات کی شدت اور خیال کی لطافت میں اگر صداقت نہیں تو شعر کی اہمیت نہیں رہ جاتی' اردو کے تمام غزل گو شعراء کے کلام میں اصلیت ہے. ایسی بات نہیں غزل میں دوسرے اصنافِ سخن قصیدہ اور مثنوی کے مقابلے میں اصلیت کا عنصر زیادہ ہے.

(۶) داخلیت :- غزل کی ایک اہم خصوصیت داخلیت ہے غزل گو شاعر دوربیں ہوتا ہے. اس کا مشاہدہ تیز ہوتا ہے. وہ جگ بیتی کو اپنے ذاتی احساسات سے مرکب کرکے اسے وجدانی کیفیت کا حامل کردیتا ہے.

(۷) مصوری :- غزل کا کینواس بڑا مختصر ہوتا ہے. شاعر کو دو مصرعوں کے مختصر کینوس پر مکمل اور غیر تجریدی تصویر کھینچی ہوتی ہے. ان قیود کے باوجود غزل گو شاعر اکثر اوقات ایسی تصویر کھینچ دیتا ہے جو سچی اور خوشنما معلوم ہوتی ہے محبوب کے چشم پرکشش کا نقشہ سوداؔ نے درج ذیل شعر میں کھینچا ہے وہ اردو غزل گو شعراء کی صناعی اور فنکارانہ چابکدستی کا ثبوت ہے ؎

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سوداؔ
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

Scanned with CamScanner

(۸) **ہمہ گیری** :- غزل کی علامتوں اور استعاروں میں شاعر اپنے ذاتی تجربات کو غیر شخصی بنا کر پیش کرتا ہے. اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ شاعر غیر شخصی باتوں کو ذاتی تجربہ کے طور پر ظاہر کرتا ہے. یہ عام انداز غزل کی جان ہے. اس بے تعلقی میں تعلق خاطر کی کیفیت کا پیدا ہونا غزل کو اس مقام پر پہنچا دیتا ہے. جہاں وہ روداد جہاں معلوم ہوتی ہے.

غزل کی کچھ خصوصیتیں ہیں جن کی بنیاد پر وہ اردو شاعری کی مقبول عام اور سدا بہار صنف ہوگئی ہے. اس میں بڑی لچک ہے جو ہر دور میں عصری تقاضوں کو پورا کرتی رہی ہے. اخلاق، تصوف، عشق مجازی، عشق حقیقی، جذبات نگاری ذاتی محبت سے لیکر نوع انسانی محبت، غریبوں کا درد سب کچھ غزل میں موجود ہے. یہ جامعیت اور ہمہ گیری اردو غزل کا ہی حصہ ہے.

Scanned with CamScanner